بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd S No 411

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی نمبر ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

فی پرچہ ۱

المصلح

اتوار ۸ صفر المظفر ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔اے

جلد ۶ | ۱۸ اخاء ۱۳۳۲ ھش - ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۸۷

انجمن ترقی اردو پاکستان کے جشن پنجاہ سالہ کا افتتاح

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ گورنر جنرل پاکستان عزت مآب جناب غلام محمد نے کل رات انجمن ترقی اردو کے جشن پنجاہ سالہ کا افتتاح کرتے ہوئے حکومت پاکستان کی طرف سے پچاس ہزار روپے کے عطیہ خاص کا اعلان کیا۔ گورنر جنرل نے یقین دلایا کہ اگر بجٹ میں گنجائش ہوئی تو انجمن کو مزید امداد بھی دی جائے گی۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں انجمن کی ان خدمات کو بے حد سراہا جو اس نے گزشتہ پچاس سال کے عرصہ میں اردو زبان کی ترقی و ترویج کے سلسلے میں انجام دی ہیں۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب ملک فیروز خان نون نے خطبہ صدارت پڑھتے ہوئے ملک بھر میں ایک ہی رسم الخط رائج کرنے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے فرمایا اس میں شک نہیں بنگالی پاکستان کی نصف آبادی کی زبان ہے۔ لیکن ہمارے بنگالی بھائیوں کو اب یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ رسم الخط ہندی رکھنا چاہتے ہیں یا اردو۔ اس ضمن میں آپ نے بعض بیرونی ممالک کی مثالیں بھی پیش کیں۔ کہ ان ممالک میں مختلف علاقائی زبانوں کے باوجود صرف اور صرف ایک ہی رسم الخط رائج ہے۔ دوران خطاب میں آپ نے اردو کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ اردو محض کسی ایک علاقے کی زبان نہیں ہے۔ بلکہ یہ صدیوں سے تمام برصغیر ہند و پاکستان میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اور یہ کہ قائد اعظم محمد علی جناح نے سرکاری زبان بنانے کے متعلق اس کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا تھا۔ افتتاحی اجلاس میں انجمن ترقی اردو کے صدر جناب مولوی عبدالحق نے انجمن کی پچاس سالہ کارگزاری پیش کرنے کے علاوہ آئندہ پانچ سالہ منصوبے پر بھی روشنی ڈالی۔

انجمن ترقی اردو کی طلائی جوبلی کا یہ جشن پانچ روز تک جاری رہے گا۔ جس میں علمی اور ادبی اجلاسوں کے علاوہ علمی نمائش۔ بین المملکتی مشاعرے اور ڈرامے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ ایک اجلاس کلی طور پر عورتوں کے لئے مخصوص ہوگا۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ (بذریعہ ڈاک) ۱۵ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت زیادہ ناساز ہے خون کا علاج شروع کیا ہے۔ آج آدھا خون کم ہوا ہے۔ اور اسپرین بھی نگوائی ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

مسٹر محمد علی وزیر اعظم کو پاکستان مسلم لیگ کا صدر منتخب کر لیا گیا

آپ کو ۲۵۸ اور آپ کے مدمقابل قاضی عیسیٰ کو ۳۶ ووٹ ملے

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ مسلم لیگ کونسل نے پاکستان کے وزیر اعظم جناب محمد علی کو آل پاکستان مسلم لیگ کا صدر منتخب کر لیا ہے۔ مسلم لیگ کونسل کا اجلاس آج صبح یہاں منعقد ہوا۔ مسٹر محمد علی کا نام ملک فیروز خان نون وزیر اعظم پنجاب نے پیش کیا۔ پیرزادہ عبدالستار وزیر اعظم سندھ مسٹر نور الامین وزیر اعظم مشرقی بنگال۔ مسٹر محمد ایوب کھوڑو اور ایس ایم توفیق صدر کراچی مسلم لیگ نے اس تجویز کی تائید کی۔ آپ کے مقابل پر قاضی عیسیٰ کا نام پیش کیا گیا تھا۔ رائے شماری ہونے پر مسٹر محمد علی کو ۲۵۸ اور قاضی عیسیٰ کو ۳۶ ووٹ حاصل ہوئے۔

صدر کے انتخاب سے قبل لیگ کونسل نے پاکستان مسلم لیگ کے سابق صدر خواجہ ناظم الدین کا استعفیٰ منظور کر لیا۔

کونسل کا اجلاس کل شام کے ۵ بجے پھر منعقد ہوگا۔

سرحدوں میں یہودیوں کی ناجائز مداخلت کے خلاف اقوام متحدہ سے حکومت اردن کا پرزور احتجاج

یہودیوں کی فوجوں نے سرحدی دیہات پر حملہ کر کے ۵۴ عرب باشندوں کو ہلاک اور ۱۶ کو زخمی کر دیا

عمان ۱۷ اکتوبر۔ یہودیوں نے اردن کی سرحدوں میں جو ناجائز مداخلت کی ہے۔ اردن کی حکومت نے اس کے خلاف اقوام متحدہ میں شکایت پیش کی ہے۔ کل رات حکومت اردن کی طرف سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو ایک مراسلہ بھیجا گیا۔ جس میں یہودیوں کی جارحانہ سرگرمیوں کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ یہودیوں کے تازہ حملوں سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس سے سلامتی کونسل کے ممبران کو فوراً مطلع کیا جائے اور کونسل سے کہا جائے کہ وہ اس مسئلے کو ایجنڈے میں شامل کر کے اس پر غور و فکر کے لئے ایک فوری اجلاس طلب کرے۔ تازہ حملے میں جو اردن کی تین بستیوں پر کیا گیا تھا تقریباً ۵۴ عرب ہلاک اور ۱۶ زخمی ہوئے ہیں۔ حملہ آور باقاعدہ ٹینکوں توپوں اور دیگر قسم کے آلات حرب سے مسلح تھے۔ انہوں نے ۴۱ مکانوں کو بارود سے اڑا دیا۔ امریکی برطانوی اور فرانسیسی سفارت خانوں کے فوجی اتاشی حملے کی خبر سنتے ہی موقعہ واردات پر پہنچے اور انہوں نے تباہی کا خود مشاہدہ کیا۔ برطانیہ فرانس اور امریکہ کے وزرائے خارجہ نے۔ جن کی آج کل لندن میں میٹنگ ہو رہی ہے یہودیوں کے تازہ حملے کے متعلق بہت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ کل اجلاس شروع ہوتے ہی انہوں نے۔ سب سے پہلے اس حملے سے متعلق امور پر غور کیا۔ یہ اجلاس چار گھنٹے تک جاری رہا۔ اجلاس کے بعد انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ ہم سب اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اسرائیل اور عربوں کی درمیانی سرحد پر حالات بہت تشویشناک ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ نے بھی حکومت اسرائیل کو احتجاجی مراسلے بھیجے ہیں۔ خود امریکہ صدر آئزن ہاور نے بھی وہاں کی صورت حال پر تشویش ظاہر کی ہے چنانچہ وہ اپنے ایک ذاتی نمائندے مسٹر ایرک جونسٹن کو وہاں بھیج رہے ہیں۔ تاکہ وہ وہاں کے حالات کو بہتر بنانے میں اقوام متحدہ کے اعلیٰ ممبروں کی امداد کر سکیں۔ اقوام متحدہ کے ان ممبرین نے کل عمان میں اردن کے حکام سے تبادلہ خیالات کیا حکومت نے ملک کے تمام افسران اور سپاہیوں کی چھٹیاں منسوخ کر دی ہیں۔ کل عمان کے بازاروں میں وہاں کے ہزاروں باشندوں نے تازہ واقعات کے خلاف مظاہرے کئے۔

اردن پر اسرائیل کا حملہ عراق پر حملہ کرنے کے مترادف ہے

بغداد ۱۷ اکتوبر۔ عراق کے وزیر اعظم فاضل جمالی نے ایک ملاقات میں بتایا کہ اردن کی سرحدوں پر اسرائیل نے جو تازہ حملے کئے ہیں۔ ہم انہیں عراق پر حملہ تصور کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مغربی طاقتوں نے اسرائیل اور اردن کی سرحدوں کے متعلق جو قرارداد پاس کی تھی یہ اس کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

آپ نے مغربی طاقتوں سے دریافت کیا۔ کہ کیا وہ اسرائیل کے خلاف کوئی عملی کارروائی کرنے کی جرأت کریں گی یا حسب معمول محض زبانی احتجاج پر ہی اکتفا کریں گی۔

ڈاکٹر مصدق کو سزائے موت نہیں دی جائیگی

تہران ۱۷ اکتوبر۔ حکومت ایران کے ایک ترجمان نے کل اس امر کا انکشاف کیا کہ ایران کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کو جرم ثابت ہو جانے پر بھی موت کی سزا نہیں دی جائے گی کیونکہ اس قسم کا قانون پہلے ہی سے موجود ہے کہ ساٹھ سال سے زائد عمر کے لوگوں کو موت کی سزا نہیں دی جائے گی۔

قائد ملت کی شہادت کی دوسری برسی وفاقی دارالحکومت میں بڑے وقار اور احترام کے ساتھ منائی گئی

کراچی ۱۶ اکتوبر۔ آج قائد ملت کی شہادت کی دوسری برسی وفاقی دارالحکومت میں بڑے وقار کے ساتھ منائی گئی۔ مرحوم کی یاد میں سرکاری دفاتر اور غیر سرکاری ادارے بند رہے۔ صبح کے وقت ملت کے مزار پر فاتحہ خوانی ہوئی۔ جہاں ہزاروں آدمی زیارت کے لئے گئے۔ ابتدا میں جو لوگ وہاں پہنچے۔ ان میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی بھی شامل تھے۔ انہوں نے فاتحہ خوانی کے بعد ایصال ثواب کے لئے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ بعد میں صبح کے وقت قائد ملت ہاؤس میں خواتین نے فاتحہ خوانی کی۔ اس موقعہ پر بیگم محمد علی مرکزی حکومت کے وزراء کی بیگمات۔ سفیروں اور اعلیٰ افسروں کی بیگمات اور کل پاکستان انجمن خواتین اور پاکستان خواتین نیشنل گارڈز کی ارکان بھی موجود تھیں۔ سہ پہر کو کراچی مسلم لیگ کے زیر اہتمام جہانگیر پارک میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں آنریبل مسٹر محمد علی وزیر اعظم اور مسلم لیگی لیڈروں نے تقریریں کیں۔ وزیر اعظم کی مکمل تقریر صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۸؍۱۰؍۱۳۳۲ھ

مسئلہ کشمیر کس طرح حل ہوگا۔

پنڈت نہرو نے اپنی ایک تقریر میں پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کے تعلق میں فرمایا ہے کہ اگر ہم لوگوں کے سامنے اپنی تلواریں لہراتے رہے تو ہم کشمیر کا مسئلہ کس طرح حل کرسکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کشمیر کے متارکہ جنگ کو تین سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ پنڈت نہرو بتا سکتے ہیں کہ اتنے عرصہ میں بھارت نے جو رویہ اختیار کئے رکھا ہے اس سے کبھی کشمیر کے مسئلہ کے حل کی توقع کی جاسکتی ہے۔

مسئلہ کشمیر کی یو۔ این۔ او میں مختصر تاریخ یہ ہے۔ کہ بھارت نے مہاراجہ کشمیر سے سازش کرکے عارضی الحاق کے بہانے اپنی فوجیں کشمیر میں داخل کردی تھیں۔ اور جب اس کی فوجوں کو آزاد کشمیر فوج سے شکست پر شکست ہوئی۔ تو اس نے پاکستان پر مداخلت کا الزام لگا کر یو۔ این۔ او میں اس کے خلاف دعوے دائر کردیا۔ یو۔ این۔ او میں پاکستان نے اپنے کیس کی اس ہنج سے پیروی کی۔ کہ بھارت کو لینے کے دینے پڑ گئے۔

پاکستان نے نہ صرف کشمیر کے بھارت سے الحاق کو ناجائز بیان کیا۔ بلکہ بھارت نے دکن حیدر آباد اور جوناگڑھ میں جو زیادتیاں کی تھیں۔ ان کو بھی انجمن اقوام کے سامنے رکھا۔ کشمیر کا مہاراجہ ہندو ہے۔ مگر رعایا کی اکثریت مسلمان ہے۔ اس کے خلاف جوناگڑھ وغیرہ ریاستوں کی رعایا کی اکثریت ہندو ہے۔ مگر حکمران مسلمان ہیں۔ جوناگڑھ وغیرہ ریاستوں کے نوابوں نے اپنی ریاستوں کا الحاق پاکستان سے کردیا۔ مگر پاکستان نے صبر سے کام لیا۔ اور اپنی افواج ان ریاستوں میں داخل نہ کیں۔

مگر جب یو۔ این۔ او میں پاکستان نے اپنا کیس پیش کیا۔ تو اس نے جوناگڑھ وغیرہ ریاستوں کے مسائل بھی ساتھ ہی پیش کئے۔ آخر بعد بحث و تمحیص یہ فیصلہ ہوا۔ کہ پہلے کشمیر کا معاملہ طے کیا جائے۔ اور اس کے بعد دوسری ریاستوں کے مسائل لئے جائیں۔ پاکستان جس نے شروع ہی سے مصالحانہ طریق کار اختیار کئے رکھا ہے۔ یو۔ این۔ او کی اس تجویز کو مان گیا۔ مگر بھارت نے مسئلہ کشمیر کو حیلہ طرازیوں سے اتنا طول دیا۔ کہ ہنوز روز اول والی بات ہے اور بھارت کسی طرح فیصلہ نہیں ہونے دیتا۔ اور اس تاخیر سے ناجائز فائدہ اٹھا کر کشمیر اور دوسری ریاستوں میں بھی اپنا قبضہ مستحکم کرتا چلا جارہا ہے۔

پاکستان نے بھارت پر اعتبار کرلیا۔ اور شرافت سے کام لے کر یو این او کی تجویز کو مان لیا۔ حالانکہ چاہیئے تھا کہ بھارت پر قطعاً اعتبار نہ کرتا۔ اور تمام مسائل اکٹھے ہی حل کئے جاتے۔ اور زیادہ سے زیادہ اس امر پر زور دیا جاتا۔ کہ تمام متنازعہ فیہ ریاستوں کے متعلق جس میں ریاست حیدر آباد دکن اور ریاست جموں اور کشمیر بھی شامل ہوں گی۔ ایک یکساں فارمولا طے کرلیا جائے۔ اور اس کے مطابق تمام ریاستوں کا فیصلہ کرلیا جائے۔

یہ درست ہے۔ کہ ریاست جموں اور کشمیر کی حالت اس وقت بہت زیادہ نازک ہو رہی تھی کیونکہ اس وقت جنگ کی آگ لگی ہوئی تھی۔ مگر جوناگڑھ وغیرہ ریاستوں میں بھی حالات کچھ کم دردناک نہیں تھے۔ ان ریاستوں میں بھی مسلمانوں پر سخت مظالم ہورہے تھے۔ وہاں بھی نسل کشی کا ارتکاب زور شور سے ہو رہا تھا۔ اس لئے ان کی حالت بھی بڑی نازک تھی۔ اور وہاں بھی یو این او کی فوری مداخلت کی ضرورت تھی۔

ابھی تک جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ ریاست جموں اور کشمیر کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اور جیسا کہ ساری دنیا اور سب سے زیادہ انجمن اقوام متحدہ جانتی ہے۔ کہ اس مسئلہ کو بھارت نے دیدہ و دانستہ طول دیا ہے۔ جس سے نہ صرف مسئلہ کشمیر کے فیصلہ میں سخت پیچیدگیاں اور دقتیں پیدا ہوگئی ہیں۔ اور باشندگان ریاست کو سخت اذیت پہنچ رہی ہے۔ بلکہ جوناگڑھ وغیرہ ریاستوں کے مسائل بھی کھٹائی میں پڑنے کی وجہ سے وہاں کی رعایا اور حکمرانوں اور پاکستان کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور اس کی تمام تر ذمہ داری بھارت پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اگر بھارت مسئلہ کشمیر کو طول نہ دیتا، تو یقیناً ان ریاستوں کا فیصلہ بھی اب تک ہوچکا۔

ہمارا خیال ہے۔ کہ بھارت نے اس رویہ سے ثابت کردیا ہے۔ کہ جوناگڑھ وغیرہ ریاستوں کے مسائل کو کشمیر کے فیصلہ پر ٹالنے میں رضامندی دے کر اور بھارت پر اعتبار کرکے پاکستان نے سخت فریب کھایا ہے۔ اور بھارت نے اپنی اس روش سے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی ہے۔ جس میں ان ریاستوں کے فیصلہ کو کشمیر کے بعد ٹالنے کی تجویز پر پاکستان نے رضامندی دی تھی، اس لئے پاکستان کو اب بھی چاہیئے۔ کہ وہ جوناگڑھ وغیرہ ریاستوں کے معاملہ کو بھی یو این او میں از سر نو پیش کرے۔ اور یو این او سے مطالبہ کرے۔ کہ وہ سب ریاستوں کا الگ الگ فیصلہ کرنے کی بجائے سب کے لئے ایک فارمولا تیار کرے۔ جس کے مطابق سب ریاستوں کا فیصلہ ایک وقت میں ہو جائے۔ ہمارے خیال میں یو۔ این او میں ریاست جموں و کشمیر کا مسئلہ طے کرنے کے لئے بھی اب اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ اور نہ باقی ریاستوں کے معاملات جلد طے ہونے کی کوئی اور صورت ہے۔

بھارت کو بھی تمام متنازعہ فیہ ریاستوں کے فیصلہ کے لئے ایک یکساں فارمولا پر انصافاً کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ آخر ایک ہی اصول عدل و انصاف کے قرین ہوسکتا ہے۔ ورنہ یہ سمجھا جائیگا۔ کہ بھارت محض طاقت کے بل پر ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ اور جنگل کے قانون کا حامی ہے۔ کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان جو متنازعہ امور ہیں، ان کا جب تک انصاف کے اصولوں کے مطابق فیصلہ نہ ہوگا، دونوں ہمسایہ ملک امن و چین کی زندگی بسر نہیں کرسکتے۔ اگر کسی کے دل میں ذرا بھی پھانس باقی رہ گئی۔ تو دونوں ملکوں کی حالت ہمیشہ غیر مطمئن رہے گی۔ جس میں دونوں کا نقصان ہوگا۔ اس ضمن میں یہ امر بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ جب تک ان ریاستوں کا تنازعہ ختم نہیں ہوتا۔ ان کے متعلق کوئی امر فیصلہ شدہ حقیقت accomplished fact تسلیم نہیں ہوسکتا۔

مزید تحقیق کی ضرورت

دو سال گذر چکے ہیں کہ قائد ملت خان لیاقت علی خان مرحوم کو نہایت بے دردی کے ساتھ ایک بھرے جلسہ میں گولی کا نشانہ بنا دیا گیا تھا۔ کل ان کی دوسری برسی کے موقعہ پر پاکستان کے طول و عرض میں ایک بار پھر انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ دارالسلطنت کراچی میں حکومت اور مسلم لیگ کے مشترکہ انتظام کے ماتحت کل شام ایک عظیم الشان جلسے کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں علاوہ بعض اور زعماء کے پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل مسٹر محمد علی نے بھی تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں عوامی جذبات اور احساسات کا خیال رکھتے ہوئے نہایت دانشمندانہ طریق پر اس امر کے متعلق اطمینان دلایا ہے۔ جو خان لیاقت علی خان کے نام کے ساتھ ہی ہر پاکستانی کے ذہن میں بجلی کی طرح آکر اسے پریشان اور متحیر کردیتا ہے۔ یعنی یہ کہ اس محب وطن اور خادم ملت وجود کو جس گولی کا نشانہ بننا پڑا۔ وہ گولی دراصل تھی کس کی۔ سید اکبر کے ہاتھ کے پیچھے فی الحقیقت کونسی طاقت کام کر رہی تھی اور یہ المناک واقعہ کیوں اور کن اغراض کے لئے پیش آیا۔

بے شک اس المناک سانحہ میں تحقیقات بھی ہوئی۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ فضا ابھی شک و شبہ کے غبار سے صاف نہیں ہوئی۔ اور پاکستان کے رہنے والے اس مسئلہ پر آج بھی تصویر حیرت بنے ہوئے ہیں۔ اور جب وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس میں کسی خارجی طاقت کا ہاتھ ہو بھی تو پھر بھی وہ کسی داخلی طاقت کے سہارے کے بغیر ایسا نہیں کرسکتی۔ وہ مزید سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ ما آستین فرد یا گروہ کونسا ہے۔ جو ہمارے ملک میں رہ کر ہم میں سے ہی ہو کر ہماری تباہی اور بربادی کی تجویز سوچ رہا ہے۔ ان حالات میں اپنی تقریر میں وزیر اعظم کی یہ یقین دہانی نہایت بروقت اور عوامی جذبات کے ماتحت ہے کہ

”میں آپ کی اور قوم کی جانب سے اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ سرگرمی اور مستقل مزاجی سے جانچ کی جائے۔ تاکہ اگر ارتکاب جرم یا اس کی سازش سے کسی ایسے شخص یا گروہ کا تعلق ہے۔ جو اب بھی آزاد پھر رہے ہوں۔ تو ان کو ماخوذ کرنے کے لئے حکومت کی کوششیں کام میں لائی جائیں۔“

ہمیں وزیر اعظم کی اس یقین دہانی پر پورا پورا اعتماد ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ وہ پوری سعی اور عزم کے ساتھ اس تمام سازش کو بے نقاب کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کریں گے۔ جس کا مقصد لیاقت علی خاں کی شکل میں پاکستان کو ہی دراصل ختم کرنا تھا۔ جیسا کہ حکومت کی تحقیقاتی رپورٹ میں بھی اس کا ذکر تھا۔ خان لیاقت علی خاں کی زندگی کے آخری دنوں میں بعض لوگ خاص طور پر ان کی مخالفت پر اترے ہوئے تھے۔ انہوں نے ان کے خلاف ایسے ایسے مذہبی نعرے بھی تجویز کئے جو یہاں کے رہنے والوں کے لئے یقیناً نہایت دلکش تھے۔ اس گروہ نے مذہبی جنون کا سہارا لے کر پاکستان کے طول و عرض میں ان کے خلاف آگ سی لگا دی تھی۔ اور خصوصاً قائد اعظم کی وفات کے بعد ملک کو جو داخلی اور خارجی مصائب درپیش تھے۔ ان میں اس طرح بھی اضافہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ سردار عبدالرب صاحب نشتر نے بھی اسی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے واضح اشارے اس طرف کئے ہیں۔ اور ملک کے سمجھدار لوگ بھی اسے سمجھتے ہیں۔

کچھ ایسے لوگ پھر ملک میں انتشار کی سی کیفیت پیدا کر رہے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ جو مقصد لیاقت علی خاں کی شہادت کے بعد بھی ابھی حاصل نہیں ہوسکا۔ اسے اب کسی اور رنگ میں وہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۳ پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم دین کی خاطر قربانی کرنے پر کمربستہ ہو جاؤ تا اللہ تعالیٰ تمہاری تمام روکاوٹوں کو دور کر دے

"اصل بات یہ ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا؟ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو۔ وہاں مشیت ایزدی سے ویرانہ بن گیا۔ اور الّوؤں کا مسکن ہو گیا۔ اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو۔ دنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دعوے اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرت اشغال دنیا کے باعث کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔

وہ بہت ہی نازک ہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے رب کو ڈرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی پروا نہیں کرتا۔ مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں سے کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو۔ اور اس کی اطاعت میں واپس آ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے۔ اور اس سے بچنے وہی ہیں جو کامل طور پر سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آ جاتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے۔ اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تعالیٰ تمام روکاوٹوں کو دور کر دے گا۔ اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ انسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جائیں۔ ان کی مالک پروا نہیں کرتا۔ کہ کوئی مویشی ان کو کھا جاوے۔ یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم یاد رکھو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے۔ تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پروا نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روزانہ ذبح ہوتی ہیں۔ ان پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی طرح بے کار اور لاپروا بناؤ گے۔ تو تمہارا بھی ویسا ہی حال ہو گا۔ چاہیئے کہ تم خدا تعالیٰ کے عزیزوں میں شامل ہو۔ تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔ لوگ تمہاری مخالفت کریں گے۔ ان کو نرمی سے سمجھاؤ۔ اور جوش کو ہرگز کام میں نہ لاؤ۔ یہ میری وصیت ہے۔ اور اس بات کو وصیت کے طور پر یاد رکھو۔ کہ ہرگز تندی اور سختی سے کام نہ لینا۔ بلکہ نرمی اور آہستگی اور خلق سے ہر ایک کو سمجھاؤ۔" (ملفوظات)

درخواست دعا — میں تقریباً ۲½ سال سے شدید بیماری میں مبتلا ہو رہا ہوں۔ اور اب میری بیماری کی حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ پاؤں لاتیں چہرہ اور پیٹ ورم سے سوجے ہوئے ہیں۔ معدہ اور جگر کا فعل بگڑ چکا ہے۔ چلنے پھرنے کی طاقت بالکل جاتی رہی ہے۔ میو ہسپتال لاہور میں علاج کی غرض سے داخل تھا۔ مگر اب وہاں سے بھی جواب مل چکا ہے۔ بظاہر بچنے کی امید نہیں۔ دوستوں اور بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔ مخدوم نذیر احمد ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی میانوالی

(بقیہ صفحہ ۲)

پھیر حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ اور وہ یقیناً ایسا کرتے ہوں گے۔ اس لئے خان لیاقت علی خاں کے قتل کے راز سے پردہ اٹھانے کی نہ صرف اس لئے ضرورت ہے۔ کہ وہ ملک کے بہت بڑے خادم تھے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ اگر وہی دشمن آج بھی مصروف کار ہو۔ اور اندر ہی اندر ملک کی جڑ کھوکھلی کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ تو اس کا علاج کیا جا سکے۔ اور ملک کے مستقبل کو محفوظ کر لیا جائے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے وزیر اعظم قائد ملت کی زندگی کے آخری سالوں کے ملکی حالات کو جو دراصل ان کی موت کا پس منظر ہے۔ اس بارے میں خاص طور پر دیکھیں گے۔ اور عوام کو جو انہوں نے یقین دلایا ہے۔ اسے عملاً کر کے دکھا دیں گے۔

پاک اور مقدس وجودوں کے نام سے جانوروں کو موسوم کرنا انتہائی نامناسب ہے

انگلستان کی "عرب ہارس سوسائٹی" کے سیکرٹری کے نام امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کا مکتوب

امام صاحب کی تحریک پر گھوڑے کا نام فوراً تبدیل کر دیا گیا

اس سے قبل روزنامہ "جنگ" کے حوالہ سے "المصلح" میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ انگلستان میں "عرب ہارس سوسائٹی" کے زیر اہتمام گھوڑوں کی ایک نمائش ہوئی تھی۔ نمائش میں حصہ لینے والے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑے کا نام "صدر محمد" تھا۔ اس پر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن نے عرب ہارس سوسائٹی کے سیکرٹری کو ایک خط کے ذریعہ توجہ دلائی۔ کہ پاک اور مقدس وجودوں کے نام سے جانوروں کو موسوم کرنا مناسب نہیں ہے۔ چنانچہ امام صاحب کی تحریک پر گھوڑے کا نام فوراً تبدیل کر دیا گیا۔ اس ضمن میں مکرم مولود احمد صاحب سیکرٹری لنڈن مشن نے عرب ہارس سوسائٹی کے ساتھ خط و کتابت کی بعض دلچسپ تفصیلات بھیجی ہیں۔ جنہیں ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

۳۰ جولائی ۱۹۵۲ء کو انگلستان کے مشہور اخبار ٹائمز Times میں گھوڑوں کی نمائش کی خبر شائع ہوئی۔ یہ نمائش عرب ہارس سوسائٹی (Arab Horse Society) کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی۔ اس میں مسز سی ای بارلنگ Mrs. C. E Barling کے گھوڑے کا بھی ذکر تھا۔ جس کا نام "صدر محمد" لکھا تھا۔ مکرم امام مسجد لنڈن چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے سیکرٹری عرب ہارس سوسائٹی کو خط لکھا۔ جس میں اس امر پر اظہار افسوس کیا۔ کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک سے جنہیں ہم مسلمان فخر موجودات اور سرور کائنات سمجھتے ہیں۔ ایک گھوڑے کو موسوم کیا جائے۔ آپ نے لکھا کہ ہم اصولاً اس بات کے خلاف ہیں کہ نیک اور پاک وجود جنہوں نے دنیا میں اعلیٰ اخلاق اور روحانیت کو قائم کیا۔ ان کے ساتھ جانوروں کو نسبت دی جائے۔ اس لئے اگر مسز بارلنگ اپنے گھوڑے کا نام یسوع مسیح رکھتیں تو بھی ہم کو اس سے تکلیف ہوتی۔ آپ نے سیکرٹری صاحب سے درخواست کی کہ باہمی محبت اور مسلمانوں کے ساتھ خوشگوار تعلقات کے پیش نظر اس نام کو تبدیل کر دیا جائے۔

یہ امر باعث اطمینان و خوشی ہے کہ مسز بارلنگ نے امام صاحب کے توجہ دلانے پر اپنے گھوڑے کا نام تبدیل کر کے Robin Adair of Kingsholme رکھ دیا۔ یاد رہے کہ اگست ۱۹۵۱ء میں بھی Jockey Club نے امام صاحب کی تحریک پر لارڈ کارنروان Lord Carnaroon کے گھوڑے کا نام تبدیل کرا دیا تھا۔ اسی سلسلہ میں سیکرٹری صاحب عرب ہارس سوسائٹی کے خط کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

مکرم امام صاحب لنڈن

آپ کے خطوط مورخہ یکم و ۲۹ اگست کے جواب میں تحریر ہے کہ مجھے آج ہی مسز بارلنگ کی طرف سے اطلاع ملی ہے۔ کہ گھوڑے کا نام تبدیل کر کے Robin Adair King Sholme رکھ دیا گیا ہے۔ لیکن ان کو پہلے نام کے تعلق یا معنوں کے متعلق کوئی علم نہیں تھا۔ وہ اپنے خط میں لکھتی ہیں کہ اس گھوڑے کی ۱۹۵۰ء، ۱۹۵۱ء میں ایسے موقعوں پر نمائش ہوتی رہی جہاں پر ممتاز لوگ مثلاً ریجنٹ آف عراق وغیرہ موجود تھے۔ اور کسی نے بھی اس نام کے معنوں کی طرف توجہ نہ دلائی۔

آپ کا مخلص کرنل آر۔ ایس۔ ٹی۔ ڈی۔ آسکن سیکرٹری عرب ہارس سوسائٹی"

امام صاحب موصوف نے سیکرٹری صاحب اور مسز بارلنگ کو شکریہ کے خطوط لکھے۔ آپ نے لکھا کہ بہت ممکن ہے کہ ریجنٹ آف عراق یا دوسرے مسلمانوں کو اس نام کی طرف توجہ نہ ہوئی ہو۔ ورنہ کوئی مسلمان کبھی کسی جانور کو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام دینا پسند نہیں کر سکتا۔

(سیکرٹری لنڈن مشن)

زکوٰۃ و صدقات

فوائد زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن احباب کو اس قدر ثروت و خوشحالی میسر ہے۔ کہ وہ صاحب نصاب ہیں۔ یعنی جن پر زکوٰۃ فرض ہے ان کو چاہئے۔ بموجب احکام شریعت اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ خلوص دل سے وقت پر زکوٰۃ کی ادائیگی سے اموال میں خیر و برکت اور ترقی ہوتی ہے۔ وہ مال ضائع نہیں ہوتا جس سے اللہ تعالیٰ کی غریب و مسکین مخلوق پرورش پاتی ہے اور یتامیٰ و معذوروں کو حصہ ملتا ہے۔ بھوکے کھانا کھاتے اور ننگے سردی گرمی سے بچائے جاتے ہیں مستورات جس زیور سے اپنی زیب و زینت زیادہ کرکے خوش ہوتی ہیں۔ وہ زیور زیور والیوں کے لئے مبارک ہو جاتا ہے۔ اگر اس زیور کی خاطر دی ہوئی زکوٰۃ۔ غرباء کی ضروریات کو پورا کرنے میں کام آئے اور ان کے زیور سے نکالی ہوئی زکوٰۃ کے ذریعہ بعض بیکس مسکین بیبیاں اپنی اور اپنے یتیم بچوں کی پرورش کرسکیں۔

زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید

ہر وہ مال جو کسی مرد یا عورت کے پاس سال بھر تک جمع رہا ہے۔ اور وہ ایک مقررہ مقدار سے زیادہ ہے۔ اس میں سے ایک معین حصہ غریبوں کا ہو چکا ہے۔ اب مالدار کا فرض ہے کہ وہ اپنے مال سے غریبوں کا حصہ نکال کر امام وقت کے پاس پہنچا دے۔ اور اپنے مال کے ساتھ یتیموں اور مسکینوں کے مال کو نہ ملائے۔ اگر وہ مال کی محبت یا افلاس کے خوف سے۔ زکوٰۃ کا مال اپنے مال سے جدا نہیں کرتا۔ تو ایک ناجائز فعل کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور اپنے سارے مال کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"قیامت کے دن اونٹ اپنے مالک پر سوار ہو کر آئے گا۔ ایسی حالت میں جس میں وہ رہتا تھا۔ جبکہ وہ مالک اس کا حق (زکوٰۃ) نہ ادا کرتا ہو وہ اونٹ اسے اپنے پیروں سے روندے گا۔ ایسی بکری اپنے مالک پر سوار ہو کر آئے گی۔ اسی حالت میں جس حالت میں کہ وہ رہتی تھی۔ جبکہ وہ مالک اس میں سے اس کا حق (زکوٰۃ) نہ ادا کرتا ہو۔ وہ بکری اسے اپنے کھروں سے کچلے گی۔ اور اپنے سینگوں سے مارے گی"۔۔۔۔ اور فرمایا، تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر لاد کر نہ آئے۔ کہ وہ بکری چلاتی ہو۔ پھر وہ شخص مجھ سے کہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری شفاعت کیجئے۔ اور میں کہدوں میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الٰہی پہنچا چکا۔ ایسا ہی کوئی شخص اونٹ کو اپنی گردن پر لادے ہوئے نہ آئے کہ وہ اونٹ بول رہا ہو۔ پھر وہ شخص کہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری شفاعت کیجئے۔ اور میں کہدوں کہ میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الٰہی پہنچا چکا"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اللہ جسے مال دے اور وہ اس مال کی زکوٰۃ نہ دے۔ تو اس کا مال قیامت کے دن اس کے لئے اژدہا سانپ کی شکل کر دیا جائے گا۔ جس کے سر میں دو چتیاں ہوں گی۔ وہ سانپ اس کا طوق بن جائے گا۔ جو اس کے دونوں جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں"۔ پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:۔

ولا تحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ و للہ میراث السمٰوٰت والارض واللہ بما تعملون خبیر ۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے اپنے فضل سے دیئے ہوئے مال پر بخل کرتے ہیں۔ یہ خیال نہ کریں کہ یہ بخل کرنا ان کے لئے اچھا ہے یہ تو ان کے لئے برا ہے۔ قیامت کے دن ان کا وہ مال جس کا وہ بخل کرتے ہیں۔ ان کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ زمین آسمان کی کل میراث اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو خوب خبر ہے اس کی جو تم کرتے ہو"۔

مالی عبادت

غرض مالی عبادت میں زکوٰۃ سب سے بڑا فرض ہے۔ جس میں کوتاہی کرنا اپنے دین اور ایمان کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔ مندرجہ بالا حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے میری شفاعت سے بھی حصہ نہیں پائیں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام اس سخت دل اور آفت کی گھڑی زکوٰۃ نہ دینے والے کو جبکہ وہ بکری یا اونٹ سے کچلا جا رہا ہوگا۔ یا سانپ سے ڈسا جا رہا ہوگا۔ صاف الفاظ میں فرما دیں گے "میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الٰہی پہنچا چکا"۔

جس طرح نماز ایک اہم فرض ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ بھی ایک اہم فرض ہے۔ اور جس طرح نماز میں فرائض کے ساتھ سنن اور نوافل ترقی درجات کے لئے ضروری ہیں اسی طرح مالی عبادات زکوٰۃ کے ساتھ بھی اور عبادات ہیں۔ اور وہ صدقات ہیں صدقات کو جاری رکھنے سے۔ انسان کو ایک تو اہم فرض زکوٰۃ کی ادائیگی میں غفلت نہیں ہوتی ہے۔ دوسرے صدقات سے انسان مراتب روحانی میں ترقی کرتا ہے۔ اور صدقہ کسل سے اور کمزوریوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے آپ سے عرض کی کہ بعد از وفات سب سے پہلے آپ سے کون ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا جس کا ہاتھ تم سب میں لمبا ہوگا۔ جس پر انہوں نے ایک بانس کا ٹکڑا لیکر ہاتھ ناپنے شروع کئے۔ تو سودہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب سے لمبا نکلا۔ مگر جب سب سے پہلے زینب بنت جحش کی وفات ہوئی۔ تو ہم لوگوں نے سمجھ لیا کہ ان کے ہاتھ کی لمبائی صرف صدقہ تھا۔ جس کے ذریعہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم سب سے پہلے ملیں۔ کیونکہ وہ صدقہ دینے کو دوست رکھتی تھیں۔

رسول کریم کی سخاوت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور تمام اوقات سے زیادہ آپ رمضان میں سخی ہو جاتے تھے۔ جبکہ آپؐ سے جبرئیل علیہ السلام ملتے تھے۔ اور جبرائیل علیہ السلام آپؐ سے رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے۔ اور آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ تو یقیناً اس وقت آپ سخاوت میں ہوا سے بھی زیادہ تیز ہو جاتے تھے۔

ثواب میں اعلیٰ صدقہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ایک شخص نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ کون سا صدقہ ثواب میں زیادہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ "تو اس حال میں صدقہ دے کہ تو تندرست ہو۔ بخیل ہو۔ فقیری سے ڈرتا ہو۔ اور مالدار ہونے کی آرزو رکھتا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جان حلق میں پہنچ جائے گی تو اس وقت تو کہے گا۔ اتنا مال فلاں شخص کو دینا۔ اتنا فلاں شخص کو۔ حالانکہ اس وقت تو وہ مال فلاں شخص کا ہی ہو چکا ہوگا"۔

صدقہ کی مقدار

صدقہ دینے کے لئے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ بڑی بڑی رقم صدقہ میں دی جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ۔ ایک مرتبہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ۔ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ اس وقت میرے پاس ایک چھوہارے کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے وہی چھوہارہ اسے دیدیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ "جو شخص پاک کمائی میں سے ایک چھوہارے کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے (اور اللہ تعالیٰ پاک چیزوں کو قبول فرماتا ہے) تو اللہ اس چھوہارے کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ پھر اس کو اس صدقہ دینے والے کے لئے بڑھاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچے کو (پال کر) بڑھاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ چھوہارا پہاڑ کے مثل ہو جاتا ہے۔

عورتیں اور صدقہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینے کی تعلیم۔ جس طرح مردوں کو دی ہے اسی طرح عورتوں کو بھی دی ہے۔ چنانچہ عورتوں کو بھی صدقہ دینے کا حکم ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جو عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ دے بشرطیکہ اس کی نیت گھر لگاڑنے کی نہ ہو۔ تو جو کچھ صدقہ دے گی۔ ضرور اس کا ثواب ملے گا۔ اور اس کے شوہر کو بھی بسبب کمانے کے ثواب ملے گا"۔ صدقہ گو زکوٰۃ کی طرح معین صورت میں فرض نہیں ہے۔ لیکن ہر انسان مرد اور عورت کو صدقہ دینے کی اسقدر تاکید ہے۔ اور صحابہ کا اس پر ایسا عمل ہے۔ کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ صدقہ دیتے رہنے کی ضرور عادت ڈالے۔

صدقہ دینے سے جی چرانے والے

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم دیتے۔ تو کوئی شخص ہم میں سے۔ بازار کی طرف جاتا اور بوجھ لادتا (مزدوری کرتا) مزدوری میں ایک مد (غلہ وغیرہ) مل جاتا (اسی کو صدقہ میں دے دیتا)۔۔۔"

مگر آج یہ حالت ہے۔ کہ بعض لوگوں کے پاس ہزاروں روپے موجود ہیں۔ مگر صدقہ دینے سے جی چراتے ہیں۔

محبوب چیز کا صدقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مدینہ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس باغات کی قسم سے سب انصار کی نسبت زیادہ مال تھا۔ لیکن ان تمام باغوں میں ایک باغ بیرحاء نامی مسجد نبوی کے سامنے واقعہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ اور اس کا خوشگوار پانی پیتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے۔ لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون اور بیشک مجھے اپنے سب مالوں میں زیادہ محبوب بیرحاء ہے۔ اب وہ خدا کے لئے صدقہ ہے۔ میں اس کے ثواب کی اللہ کے ہاں امید رکھتا ہوں۔ پس یا رسول اللہ آپؐ اس کو جہاں مناسب سمجھیں خرچ کیجئے۔

احمدی احباب سے خطاب

احباب کرام! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی غلامی کے شرف سے بہرہ اندوز ہو کر ہم سب کی آرزو ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرین منہم کے درجات اپنے فضل سے عطا فرمائے۔ اور ہم صحابہ کے نقش قدم پر چلیں۔

مذکورہ بالا احادیث کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم زکوٰۃ و صدقات سے کچھ حصہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اور امید کی گئی ہے کہ آپ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے زکوٰۃ کی ادائیگی پر قائم فرمائے۔ اور صدقات دیتے رہنے کی عادت ڈالے۔ اور ہمیں بچائے اس سے کہ زکوٰۃ نہ دیا ہوا مال ہمارے گلوں میں سانپ بن کر طوق پڑے۔ اور رحمۃ للعٰلمین جیسی ذات بھی ہم سے بیزار ہو کر فرمائے۔ کہ میں تیرے واسطے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الٰہی پہنچا چکا"۔ (ناظم)

ضروری اعلان

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ربوہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ بعض لوگ اور تنظیم یا مجلس اشاعت سلسلہ کا رپوریشن اور "الشرکۃ الاسلامیہ" کے حصے فروخت کرنے کیلئے مرکزی اجازت کے بغیر جماعتوں میں دورہ کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کے پاس اصل رسیدیں بھی نہیں ہیں۔ اور مرکز نے ان کے حصص جات فروخت کرنے کی اجازت بھی نہیں دی۔ ایسے لوگوں میں سلطان محمود احمد صاحب کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

لہٰذا احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے لوگوں سے ہرگز حصص جات نہ خریدیں۔ جب تک مرکز کی طرف سے اعلان نہ ہو۔ ورنہ مرکز ان کے نقصان کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ (رحمت اللہ نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی)

اعلان برائے پرائیویٹ طالبات امتحان ایف اے

ضلع جھنگ یا سرگودھا سے اگر کوئی لڑکی پرائیویٹ طور پر ایف اے کا امتحان دے رہی ہوں تو وہ مجھے اطلاع دیں۔ تاکہ ان کا سنٹر برائے امتحان بھی ربوہ میں بنوایا جا سکے۔ ربوہ میں ایف اے کا سنٹر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ طالبات کی زیادتی پر مزید آسانی پیدا ہو جائے گی۔

(ڈائرکٹرس جامعہ نصرت)

جلسہ سالانہ خواتین!

انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی جلسہ سالانہ ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے پروگرام اور انتظامات کی طیاری عنقریب ہی شروع کر دی جائے گی۔ جو بہنیں جلسہ سالانہ کے پروگرام یا ان میں حصہ لینا چاہتی ہیں۔ وہ جلد از جلد اپنے ناموں اور مکمل پتہ خط و کتابت سے اطلاع دیں۔ نام کے ساتھ صدر لجنہ اماء اللہ مقامی کی تصدیق ضروری ہے۔

نیز لجنات اماء اللہ بھی پروگرام اور انتظامات کے متعلق اپنے مشورے بھجوائیں۔ تاکہ ان پر عملدرآمد کیا جا سکے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان برائے زنانہ صنعتی نمائش

بر موقعہ جلسہ سالانہ

جملہ صدر لجنہ اماء اللہ سے بطور یاد دہانی عرض ہے۔ کہ اپنی اپنی لجنہ میں نمائش کیلئے تیاری کی باقاعدہ کوشش کرتی رہیں۔ آپ مندرجہ ذیل اصولوں کے ماتحت نمائش کے ذریعہ خدمت دین میں شامل ہو سکتی ہیں۔

I نمائش کیلئے تیار شدہ سامان وقف کر کے

II صرف اپنی محنت وقف کر کے۔ اس میں سامان کی قیمت واپس ہو جائے گی۔

III نمائش کی کامیابی کیلئے کوشش کر کے۔

IV نمائش کی رونق دوبالا کرنے کیلئے اعلیٰ قسم کا نمائشی سامان بھیج کر۔ (سیکرٹری نمائش)

نائب مختار عام صدر انجمن احمدیہ

نائب مختار عام صدر انجمن احمدیہ کی آسامی کیلئے پٹواری یا گرداوری کے کام سے واقف کارکن کی ضرورت ہے۔ سابقہ تجربہ رکھنے والے دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ گریڈ ۸۰-۳-۵۰ ہوگا ۱۰/- روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب جلد از جلد اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی سفارش کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

نوٹ:۔ امیدوار کے گرداور ہونے کی صورت میں تنخواہ میں مناسب اضافہ کے بارہ میں غور ہو سکتا ہے۔ (خاکسار ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

(۱) خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پسر [illegible] عطا فرمایا ہے۔ احباب سے مولوی [illegible] ولادت ۵۳ خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ غلام احمد سکندر پور ڈی بلاک سرگودھا۔

(۲) میرے لڑکے عزیزم مولوی محمد عثمان واقف زندگی سابق مبلغ [illegible] افریقہ کو خدا تعالیٰ

مجلس خدام الاحمدیہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع

۲۳-۲۴-۲۵ اخاء ۱۳۳۲ ہش

خدام الاحمدیہ کیلئے آپ کا یہ سالانہ اجتماع آپ کیلئے نہایت ہی مبارک ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آپ میں رونق افروز ہوں گے اور اس طرح خدام کو زیادہ سے زیادہ عرصہ اپنے پیارے آقا کے قریب رہ کر حضور کی بیش قیمت ہدایات سے فائدہ اٹھانے کا موقع مل سکے گا۔

نوجوانان احمدیت کے اس نہایت اہم اجتماع میں

۱۔ مجاہدانہ زندگی بسر کرنے کی عملی تربیت دی جاتی ہے۔ ۲۔ علمی، اخلاقی اور روحانی مقابلے ہوتے ہیں۔

۳۔ تحریک خدام الاحمدیہ کے متعلق مفید مشورے حاصل کرنے کیلئے ایک مجلس شوریٰ منعقد کی جاتی ہے۔

۴۔ تمام خدام ان تین دنوں میں خود ساختہ خیموں میں رہیں گے۔ اور ان کا تمام پروگرام ایک نظام کے ماتحت ہوگا۔

۵۔ خدام کے علاوہ اطفال کیلئے بھی علیحدہ پروگرام ہوگا۔

تمام خدام کا اولین فرض ہے۔ کہ وہ اس نہایت ضروری اجتماع کو ہمہ وجوہ کامیاب کرنے کیلئے پوری طرح کوشاں ہوں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے پورے سامان کے ساتھ ایک منظم طریق پر شامل ہوں۔

کیونکہ "وہ احمدیت کے خادم ہیں۔ اور خادم وہی ہوتا ہے جو اپنے آقا کے قریب رہتا ہے۔"

الداعی

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دسمبر ۱۹۵۳ء کے آخری عشرہ میں جماعت احمدیہ کا آئندہ جلسہ سالانہ منعقد ہوگا۔ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق دلچسپی رکھنے والے احباب کو معلوم ہوگا کہ جس قدر اخراجات ہم کو جلسہ پورا کرنے پڑتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں چندہ کی جو رقم اس غرض کے لئے جمع ہوتی ہے۔ کئی ہزار کی مقدار میں کم ہوتی ہے۔ اور مرکز کی متواتر کوششوں کے باوجود خرچ کے مقابلہ میں آمد کی کمی سال بسال قائم رہتی ہے۔

نظارت بیت المال کی رائے میں اس کمی کی خاص وجہ یہ ہے۔ کہ جماعتوں کے عہدیدار اس چندہ کی وصولی میں پوری توجہ اور کوشش سے کام نہیں لیتے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جو جماعت ہر قسم کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہو۔ وہ جلسہ سالانہ کے چندہ کی فراہمی میں معیار سے گری رہے۔

ان حالات میں جماعت کے تمام مخلص دوستوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کے ادا کرنے اور فراہم کرنے میں پورے خلوص اور توجہ سے کام لیں۔ اور آئندہ جلسہ کے لئے عزم صمیم کے ساتھ اس قدر چندہ کی رقم جمع کر دیں۔ جو کم از کم ہمارے اخراجات کے لئے ممکنتفی ہو۔

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جس طرح چندہ عام کی شرح ہر شخص کی آمد ماہوار کا ۱/۱۶ حصہ مقرر ہے۔ اسی طرح چندہ جلسہ سالانہ کی شرح سارے سال میں ایک مہینہ کی آمد پر دس فیصدی کے حساب سے مقرر ہے۔ گویا ایک سو روپیہ ماہوار آمد والے دوست کے لئے صرف مبلغ دس روپے نقد چندہ جلسہ سالانہ دینا واجب ہے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

نے اپنے فضل و احسان سے ۱۰ اگست ۵۳ء کو بیٹا [illegible] عطا فرمایا ہے۔ تمام احباب سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود مسعود کو درازی عمر کے ساتھ خادم دین اور ملک اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ (خاکسار محمد صدیق نیا لوالی ضلع سرگودھا)

اردو کی توسیع اور اس کے سرمایہ میں اضافہ ضروری ہے

انجمن ترقی اردو کے لئے پچاس ہزار روپے کی منظوری

گورنر جنرل نے انجمن کی پچاس سالہ جوبلی کا افتتاح فرمایا

کراچی ۱۷ / اکتوبر۔ "اردو زبان کے سرمایہ میں اضافہ کرنے اور اسے اس قابل بنانے کی خواہش کہ وہ تہذیب اور ثقافت کی تمام ضروریات سے عہدہ برآ ہو سکے، ملک میں اب عام ہو گئی ہے۔ اور انجمن ترقی اردو پاکستان جیسے اداروں کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو وقت کے تقاضا کا اہل ثابت کریں۔ اور تمام نئی اور مختلف ضروریات کو پورا کریں۔"

یہ الفاظ فضیلت مآب جناب غلام محمد صاحب نے اس سپاسنامہ کے جواب میں ارشاد فرمائے۔ جو انجمن ترقی اردو پاکستان کی پنجاہ سالہ جوبلی کے موقع پر کل شام ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ انجمن کی جوبلی کے اجلاس کا افتتاح فرماتے ہوئے فضیلت مآب نے ان خدمات کی تعریف کی جو انجمن نے گذشتہ نصف صدی میں زبان اردو کا علمی سرمایہ بڑھانے اور اسے ترقی یافتہ زبان بنانے کے سلسلے میں کی ہیں۔ آپ نے اعلان فرمایا۔ کہ جوبلی کے موقع پر حکومت پاکستان نے انجمن کو پچاس ہزار روپے کی ایک خاص منظوری دی ہے۔ نیز سالانہ میزانیہ کی حالت دیکھ کر آئندہ بھی امداد کا ارادہ رکھتی ہے۔

فضیلت مآب نے فرمایا۔ "زبان نہ صرف کسی قوم کی تہذیب اور خیالات کا آئینہ ہوتی ہے۔ بلکہ اس کی امنگوں اور صلاحیتوں کا عکس بھی ہوتی ہے۔ کسی قوم کے افراد کو ایک غیر ملکی زبان پر خواہ کتنی ہی قدرت کیوں نہ حاصل ہو جائے۔ لیکن اس کے قومی کردار کا اظہار اور اس کا عکس بہترین طریقہ پر قوم کی اپنی ہی زبان میں ہوتا ہے۔"

فضیلت مآب جناب غلام محمد صاحب کی پوری اردو تقریر درج ذیل ہے:۔

"آج انجمن ترقی اردو کی پنجاہ سالہ جوبلی میں شرکت کرنے اور افتتاح کرنے میں مجھے عین مسرت ہے۔ خصوصاً اس لئے کہ یہ جوبلی اب پاکستان کے اندر منائی جا رہی ہے۔ جو ایک لحاظ سے انجمن اردو کا نیا اختیار کردہ وطن ہے۔

غیر منقسم ہندوستان میں انجمن ترقی اردو نے اپنے لئے ایک بلند اور موثر مقام پیدا کر لیا تھا۔ اور ایک نوبت پر ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ انجمن ملک میں اشاعت زبان اردو کا سب سے زیادہ منظم ادارہ بن جائے گی۔ غالباً یہی وجہ تھی۔ کہ وہ حاسدانہ نگاہوں میں کھٹکی۔ اور اسے اس نفرت کا شکار بننا پڑا۔ جس کی لہر تقسیم کے موقع پر برصغیر پر چھا گئی تھی۔ اگرچہ ہندوستان میں اردو زبان مردہ نہیں ہو گئی ہے۔ تاہم یہ واقعہ ہے۔ کہ انجمن ترقی اردو نے بھی لاکھوں انسانوں کی طرح مہاجر کی حیثیت سے پاکستان میں پناہ لی۔

انجمن کی خدمات

انجمن۔ جیسے ایک بڑے ادارے کے لئے ایک نئے مقام پر سابق پیمانہ پر کام جمانا آسان نہ تھا۔ لیکن مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی۔ کہ انجمن استقلال اور اعتماد کے ساتھ رفتہ رفتہ اپنی پرانی قوت حاصل کرتی جا رہی ہے۔ اور جیسا کہ آپ نے کہا ہے مالی و دیگر مشکلات کے باوجود آپ چالیس کتابیں طبع کر چکے ہیں۔ اور پرانے رسائل "اردو" "سائنس و معاشیات" "قومی زبان" اور "تاریخ و سیاسیات" آپ نے دوبارہ جاری کر لئے ہیں۔

اس کے علاوہ آپ نے اردو کالج چلانے کی ذمہ داری بھی لے لی ہے۔ جہاں اعلیٰ ترین مدارج تک اردو زبان ذریعہ تعلیم ہے۔ یہ تجربہ قبل تقسیم کے ہندوستان میں بہت کچھ کامیاب ہو چکا ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ پاکستان میں بارآور نہ ہو۔ بہت ممکن ہے۔ کہ آپ کے طلبا ایک نئے طریقہ کی داغ بیل ڈالیں۔ اور مستقبل کے حالات کے نشان راہ ہوں۔

زبان نہ صرف کسی قوم کی تہذیب اور خیالات کا آئینہ ہوتی ہے۔ بلکہ اس کی امنگوں اور صلاحیتوں کا عکس بھی ہوتی ہے۔ کسی قوم کے افراد کو ایک غیر ملکی زبان پر خواہ کتنی ہی قدرت کیوں نہ حاصل ہو جائے۔ لیکن قومی کردار کا اظہار اور اس کا عکس بہترین طریقہ پر قوم کی اپنی ہی زبان میں ہوتا ہے۔ دو صدیوں کی انگریزی حکومت نے اردو زبان کی ترقی اور ارتقا کو جو رفتہ رفتہ کم از کم شمالی ہندوستان کی عام زبان بنتی جا رہی تھی۔ قطعاً روک دیا تھا۔ اہل علم حضرات اور طالب علموں کی تمام تر توجہ انگریزی زبان کی تحصیل اور اس میں کمال حاصل کرنے میں محدود ہو گئی تھی، اور مہذب ہو ممتاز طبقہ کا طرۂ امتیاز انگریزی زبان ہی بن گئی تھی۔ صرف گنتی کے چند باہمت افراد جیسے سر سید احمد خاں۔ ڈاکٹر نذیر احمد۔ مولانا ذکاء اللہ خاں مولوی شبلی اور مولانا حالی تھے۔ جنہوں نے انگریزی کے اس تسلط کے خلاف احتجاج کیا۔ اور قوم کی خودداری اور احساس کو بیدار کر کے قومی تہذیب کی تعمیر کے لئے کوشش کی۔ ایسے محب وطن حضرات کے پروگرام اور مقاصد کو عملی جامہ پہنانے میں انجمن ترقی اردو نے جو تعمیری کام کیا ہے۔ وہ قابل فخر ہے۔ اور اس کا شمار ان قابل ذکر مساعی میں کیا جا سکتا ہے۔ جو اس برصغیر کی آزادی کے سلسلہ میں کی گئیں۔ موجودہ صدی میں جن اداروں نے اردو کا علمی دامن وسیع کیا۔ انشا پردازی کے نئے اسلوبوں کی بنیاد ڈالی۔ تحقیق اور تنقید کے جدید اصولوں سے اردو دان طبقہ کو روشناس کیا۔ غیر زبانوں کی مشہور ادبی۔ تاریخی اور سائنٹیفک کتابوں کو اردو میں منتقل کیا۔ ان میں انجمن ترقی اردو کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔

انجمن کی نئی ذمہ داریاں

آزادی حاصل ہونے کے بعد انجمن کا کام زیادہ ذمہ دارانہ ہو گیا ہے۔ اور اس کی رفتار کو تیز تر بنانا اور اس سے علمی نتائج حاصل کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ اردو زبان کے سرمایہ میں اضافہ کرنے اور اسے اس قابل بنانے کی خواہش کہ وہ جدید تہذیب اور ثقافت کی تمام ضروریات سے عہدہ برآ ہو سکے۔ ملک میں اب عام ہو گئی ہے۔ اخبارات و رسائل کی بڑی تعداد اگرچہ وہ اکثر طباعت اور انشاء کے اعلیٰ معیار پر پورے نہیں اترتے۔ اسی خواہش کا ایک مظہر ہے۔ اس منزل پر جبکہ زبان تیزی کے ساتھ وسیع ہو رہی ہے۔ اور نشوونما پا رہی ہے یہ انجمن ترقی اردو پاکستان جیسے اداروں کا کام ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو وقت کے تقاضا کا اہل ثابت کریں۔ اور زبان کی توسیع کے ممد و معاون ہو کر تمام نئی اور مختلف ضروریات کو پورا کریں۔ نظر بریں حالات مجھے امید ہے کہ انجمن اپنے فرائض پر اس نقطۂ نظر سے غور کرے گی۔ اور اپنے کام اور پروگرام کو تیز تر بنا دے گی۔ تاکہ اردو زبان اس بچے کی مانند ہو کر نہ رہ جائے۔ جو مناسب پرداخت نہ ملنے کی وجہ سے پروان نہ چڑھا ہو۔

مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ آپ نے پنج سالہ منصوبہ میں آپ اردو کی لغت کبیر کے علاوہ عربی اردو اور اردو بنگالی لغت بھی شائع کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ ان سے ان دو زبانوں کی تحصیل میں زیادہ آسانی ہو گی۔ جو ملک کے لئے مفید ہو گی۔ مکمل فہرست کتب اردو سے بھی ہمارے عوام کو ان موضوعات کے تنوع اور وسعت سے آگاہی ہو گی۔ جو اردو زبان میں موجود ہیں۔ اور اس سے زبان کی اشاعت بھی موثر طریقہ پر ہو سکے گی۔ سائنس کے مضامین پر اردو زبان میں عام کتابیں اور رسالے بھی سائنس کی معلومات کو کالجوں اور یونیورسٹیوں کی محدود فضا سے نکال کر ہمارے عوام تک پہنچانے میں مفید ہوں گے۔

حکومت کی امداد

آپ نے اپنی مالی دقتوں کا ذکر کیا ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ ہجرت کے بعد ان دقتوں کا دیگر مہاجرین کی مانند انجمن کو بھی پیش آنا لازم تھا جہاں تک حکومت کا تعلق ہے۔ حکومت پاکستان شروع سے انجمن ترقی اردو پاکستان کی فلاح کی خواہشمند رہی ہے۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء سے لے کر موجودہ سال رواں تک ایک لاکھ گیارہ ہزار کی رقم حکومت نے اپنے مالیہ سے انجمن کی ضروریات اور اس کی عمومی و ادبی سرگرمیوں کے لئے دی ہے۔ اس کے علاوہ اردو کالج کے لئے بھی رقمی امداد دی گئی ہے۔ اور پچاس ہزار روپے کی رقم موجودہ میزانیہ میں اس کے لئے رکھی گئی ہے۔ مزید برآں اردو کی ترقی کے لئے حکومت نے پانچ لاکھ روپے کا فنڈ محفوظ کیا ہے۔ جس میں سے بھی انجمن کو وقتاً فوقتاً خاص اسکیموں کے لئے رقم عطا کی گئی ہے مثلاً اکیس ہزار تین سو پچاس روپے کی رقم دکنی اردو ادب کی مکرر طباعت کے لئے اور دس ہزار روپے کی رقم اردو زبان میں سائنس کی عام فہم کتابوں کی اشاعت کے لئے دی گئی ہے۔ مجھے یہ اعلان کرنے میں خوشی ہے۔ کہ انجمن کی پنجاہ سالہ جوبلی کے سلسلہ میں میری حکومت نے پچاس ہزار روپے کی رقم انجمن کو عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز سالانہ میزانیہ کی حالت دیکھ کر آئندہ بھی امداد کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے۔ کہ انجمن ترقی اردو جیسے ادارے محض حکومت کی امداد سے نہیں چلائے جا سکتے۔ یہ ادارہ قومی ترقی کے میدان میں ایک اہم کام کر رہا ہے۔ اور اس لحاظ سے توقع ہے کہ تمام افراد خصوصاً متمول حضرات کا اپنا فرض ہے۔ کہ ادارے کے مالی اخراجات میں ہاتھ بٹائیں۔

آخر میں میں آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ مجھے آپ کے ساتھ کچھ وقت صرف کرنے کا موقع ملا۔ اور میں بارگاہ باری تعالیٰ میں دست بہ دعا ہوں۔ کہ انجمن ترقی اردو کو زبان اردو کی پہلے سے زیادہ مستعدانہ اور مخلصانہ خدمت کرنے کی توفیق حاصل ہو۔"

تحقیقاتی عدالت کی کارروائی

(بقیہ صفحہ ۷)

ایک ملاقات کا نتیجہ اخبار الفضل میں شائع ہوا۔ اور مولانا مودودی نے تسنیم میں ۵ / اگست ۵۲ء میں اپنے نظریات چھاپے۔ مسٹر فضل الٰہی وکیل پنجاب گورنمنٹ کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا۔ کہ جماعت نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ احمدیہ فرقے کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ اپنے پروگرام میں شامل کیا جائے۔ ہم نے نومبر میں لاہور میں مجلس عمل کے اجلاس میں پیش کردہ ریزولیوشن متعلقہ سول نافرمانی کی مخالفت کی تھی۔ کیونکہ ملک خضر حیات کی وزارت کے دور میں بھی اس تحریک کے واقعات یاد تھے۔ میرے نزدیک سول نافرمانی کا مطلب قانون شکنی اور جیلوں کا بھرنا ہے۔

سوال:۔ جب کراچی میں راست اقدام کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ تو اس کے بعد کیا آپ مجلس عمل کے کسی جلسے یا کسی جلسۂ عام میں شریک ہوئے تھے؟

جواب:۔ نہیں۔ مسٹر عبد الرحمٰن خادم کو گواہ نے ایک سوال پر بتایا۔ کہ ۱۲ / مارچ ۵۳ء کے "تسنیم" میں صحیح طور پر لکھا ہے۔ کہ جماعت اسلامی نے ختم نبوت کے متعلق تمام ذمہ داریاں لی تھیں۔ عدالت کے سوال پر کہ جماعت نے کیا ذمہ داریاں لی تھیں۔ گواہ نے کہا۔ کہ مطالبات کا آئینی طور پر پیش کرنا اور ڈائرکٹ ایکشن میں حصہ نہ لینا۔

انجمن ترقی اردو کی پنجاہ سالہ کارگزاری - ایک نظر میں

انجمن ترقی اردو (۱۹۰۳ء) میں اپنے قیام سے اب (۱۹۵۳ء) تک ۲۵۶ مجلدات تصنیف یا ترجمہ شائع کر چکی ہے :۔

۱۔ تاریخ ادب، تذکرے، تنقید، نظم (دواوین قدیم انتخابات) ۶۱

دنیا کی ادبیات عالیہ - جن میں شکنتلا، الف لیلہ کامل، فاوسٹ وغیرہ اصل زبانوں سے فصیح اردو میں ترجمہ کرائے گئے ۔ ۳۰

۲۔ تاریخ - سیاسیات - عمرانیات ۴۷

ان میں البیرونی کی کتاب الہند - تاریخ اخلاق، یورپ، مشاہیر یونان و روما - تاریخ ادبیات ایران کے تراجم اور علم الاقوام، چین و عرب کے تعلقات، تاریخ مسلمانان پاکستان و بھارت کی ممتاز تالیفات شامل ہیں ۔

۳۔ فلسفہ اور فن تعلیم

(افلاطون، کانت، نٹشے کے معیاری تراجم) ۱۰

(۴) جدید سائنس - مولیکیولز، طبقات الارض - عام معلومات اور نظریہ ارتقا اور اضافیت پر جدید ترین تحقیقات کی کتابیں ۱۷

۵۔ لغات و فرہنگ - جن میں جدید مصطلحات سائنس، انگریزی اردو کی بڑی لغت، اصطلاحات پیشہ وران مشہور ہیں ۔ ۱۵

۶۔ متفرقات علمی و ادبی ۷۶

انجمن کے رسائل

۱۔ رسالہ اردو

زبان اور ادبی تحقیق، تنقید کا معیاری سہ ماہی رسالہ جو تقریباً ۳۰ سال سے جاری ہے ۔ ہند اور بیرون ہند میں مشہور اہل علم اس کی نہایت قدر اور اس کے تحقیقی مضامین سے استناد فرماتے ہیں ۔ اس رسالہ میں دکنیات پر ڈاکٹر عبدالحق (بالقابہ کے) اور ایرانی ادب پر (علامہ شیرانی مرحوم) کے جو مقالات چھپے وہ ادب اردو میں بہت اونچا مقام رکھتے ہیں ۔

۲۔ سائنس

جدید علوم کے مباحث و مضامین کا بہترین اردو جریدہ پہلے حیدرآباد دکن سے انجمن ترقی اردو نے جاری کیا اب پاکستان سے شائع ہوتا ہے

۳۔ معاشیات

اس موضوع پر انجمن کا ماہانہ رسالہ جس کی ممتاز اہل فن تحسین کرتے ہیں ۔

۴۔ تاریخ و سیاسیات

یہ سہ ماہی رسالہ انجمن ترقی اردو نے پاکستان آکر جاری کیا ۔ اور دو سال ہی میں قدر و قبول کی نظر سے دیکھا جانے لگا ہے ۔

(۵) قومی زبان

دلی کے "ہماری زبان" کا پاکستانی نعم البدل جو انجمن کی طرف سے دو ہفتہ شائع کیا جاتا ہے ۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی

لاہور ۱۶؍ اکتوبر :۔ امیر جماعت اسلامی پنجاب مسٹر سعید ملک نے پنجاب کے حالیہ فسادات کی تحقیقاتی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ ۲۷ فروری کے بعد مجلس شوریٰ کے کسی رکن نے ڈائرکٹ ایکشن کے متعلق لاہور میں تقریر نہیں کی ۔ مولانا داؤد غزنوی نے جو اس عدالت میں تحریری بیان دیا ہے ۔ اس سے بالکل متضاد بیان وہ مولانا مودودی کے خلاف مقدمہ میں فوجی عدالت خصوصی میں دے چکے ہیں ۔ ۵ تا ۹ مارچ سے زخمیوں کی خدمت پر مامور تھے جماعت اسلامی نے دو ممبر مجلس عمل پنجاب کے لئے مقرر کئے تھے ۔ مولانا امین احسن اصلاحی اور ملک نصر اللہ خان عزیز ۔ اس کے بعد مولانا اصلاحی کی جگہ میاں طفیل احمد جماعت کے نمائندے کی حیثیت سے کام کرتے رہے ۔ ایک سوال پر کہ اخبار میں ڈائرکٹ ایکشن کے متعلق یا دیگر جو فیصلے ایک جلسہ میں ہوئے تھے ۔ اس سلسلہ میں جماعت اسلامی نے کیا تردید شائع کی ۔ گواہ نے کہا ۔ کہ ۲۰ فروری کے تسنیم میں میاں طفیل محمد نے لکھا تھا ۔ کہ جماعت اسلامی کے رکن کے لئے کسی معاہدہ یا اعلان پر دستخط کرنا ضروری نہیں ۔ وہ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا ۔ جو خلاف قاعدہ ہو ۔ گواہ نے کہا کہ اصولاً ہم راست اقدام کے خلاف تھے ۔ اگرچہ جماعت کے لٹریچر میں کوئی بات خلاف نہیں تھی ۔ مگر ہم محسوس کر رہے تھے ۔ کہ یہ وقت ناموزوں ہے ۔ اور یہ اقدام ناکام ہو جائے گا ۔ اخبار تسنیم میں تحریک کا ذکر ہے راست اقدام کا نہیں ۔ گواہ نے کہا کہ مولانا مودودی کا نظریہ یہ ہے ۔ کہ ابھی تک لوگ عام طور پر احمدیوں کے متعلق مطالبات کو سمجھے نہیں ہیں ۔ اس لئے پنجاب اور بہاولپور کے علاوہ کسی اور صوبہ میں لوگوں کو دلچسپی نہیں ہے ۔ ایک سوال پر گواہ نے کہا ۔ کہ ذمہ دار لیڈروں کے مشورے سے جماعت اسلامی کیا کام کرتی رہے گی ۔ یہ میرے علم میں نہیں ہے ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ مجھے معلوم نہیں کہ جماعت نے راست اقدام وغیرہ سے ہٹ کر احمدیوں کے خلاف تحریری پروپیگنڈا کا فیصلہ کیا تھا ۔ ایک سوال پر انہوں نے بتایا ۔ کہ ہماری مجلس شوریٰ میں شیعہ بھی ہیں ۔ جیسے سردار حسان ۔

سوال :۔ کیا آپ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ وہ شیعہ ہیں ؟

جواب :۔ نہیں ۔ میں اس لئے کہتا ہوں کہ وہ ایک شیعہ خاندان کے رکن ہیں ۔ میں نے ان کے اعتقادات کے سلسلے میں کبھی نہیں پوچھا ۔

مسٹر عبدالرحمن خادم کے سوال پر گواہ نے کہا ۔ کہ جماعت اسلامی خالص مذہبی جماعت نہیں ہے مگر دوسرے سوال پر کہ کیا جماعت سیاسی اقتدار حاصل کرنا چاہتی ہے گواہ نے کہا "نہیں"

سوال :۔ مولانا مودودی کی تصنیف "تفہیمات" حصہ ۱۱ کے صفحہ ۱۲ پر جو درج ہے ۔ کیا آپ کی اس سے اس بات کی تردید نہیں ہوتی ۔ کہ جماعت اسلامی سیاسی اقتدار نہیں چاہتی ۔ مولانا نے لکھا ہے :۔ یہ مذہبی تبلیغ کرنے والے واعظین اور مبصرین کی جماعت نہیں ہے بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے ۔ اور اس کا کام یہ ہے ۔ کہ دنیا سے ظلم فتنہ فساد بد اخلاقی کو بزور مٹا دے ارباب من دون اللہ کی خداوندی کو ختم کر دے اور بدی کی جگہ نیکی قائم کرے ۔ اس مقصد کے لئے حکومت کے اختیارات پر قبضہ لئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے کیونکہ مفسدانہ نظام تمدن ایک فاسد حکومت کے بل پر ہی قائم ہوتا ہے اور ایک صالح نظام تمدن اس وقت تک کسی طرح قائم ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ حکومت مفسدین سے ۔۔۔۔۔۔ ہو کر مصلحین کے حق میں نہ آ جائے ۔

جواب :۔ اس سے میرے نظریات کی تردید نہیں ہوتی ۔ پارٹی یا جماعت کے الفاظ سے مراد جماعت اسلامی نہیں ہے جو اس وقت تشکیل بھی نہیں ہوئی تھی ۔ بلکہ اس سے مراد تمام دنیائے اسلام سے ہے ۔

سوال :۔ کیا یہ جماعت اسلامی کے نظریات نہیں ہیں ؟ جواب :۔ ہیں ۔ سوال :۔ یہ الفاظ مولانا مودودی کے آج ہوں ۔ تو کیا پارٹی اور جماعت سے مراد اسلامی نہیں لی جا سکتی ؟ جواب :۔ ہاں لی جا سکتی ہے

موجود ہے تسلیم کیا ۔ مگر کہا کہ جماعت اسلامی کے تیار کیے مسودہ پر جو عبارت درج ہے وہ جماعت اسلامی کے نظریات ہیں

سوال :۔ کیا مولانا نے اپنے کیس میں بیان دیتے ہوئے کہا تھا ۔ کہ میں اس ملک میں اس نقطۂ خیال رکھنے والی جماعت کا لیڈر ہوں ۔ اور مجھے پورا حق پہنچتا ہے کہ میں برسر اقتدار پارٹی کی پالیسیوں پر تنقید حتیٰ کہ ان کی غلطیاں ظاہر کرنے کے علاوہ سے یہ اپیل کرنے کا حق بھی رکھتا ہوں ۔ اس پارٹی کو اقتدار کی جگہ سے ہٹانے کی ہر کوشش کرنے کا مجاز ہوں "

جواب :۔ ہاں

سوال :۔ اس یقین کے ساتھ اگر کراچی میں پروگرام تیار کیا گیا تھا ۔ تو کیا وہ مسلح بغاوت کی بنیاد پر تھا ؟

جواب :۔ اس کا یہ مطلب ضروری نہیں ہے ۔ کہ اس پروگرام میں جس کا لب لباب مسلح انقلاب ہو جماعت اسلامی اس میں شرکت کرے ۔ اور دوسرے پہلوؤں پر غور کرے ۔ ایک سوال پر گواہ نے بتایا کہ مجھے معلوم نہیں ۔ کہ ۲۰ جولائی ۱۹۵۲ء سے ۵ اگست ۱۹۵۲ء تک صوبے میں کوئی ہنگامہ ہوا تھا یا نہیں ۔

سوال :۔ کیا مولانا مودودی راست اقدام کا مطلب ڈائرکٹ ایکشن سمجھتے ہیں ؟

جواب :۔ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے ۔

میاں طفیل احمد

میاں طفیل احمد نے کہا ۔ کہ میں جماعت اسلامی کا قیم (جنرل سیکرٹری) اپریل ۱۹۴۴ء میں مقرر ہوا تھا ۔ اور ۴ اکتوبر ۱۹۴۸ء تک اسی عہدے پر رہا ۔ پھر دوبارہ قیم ہوا اور مارچ ۱۹۵۳ء تک رہا ۔ اس روز مجھے مارشل لاء حکام نے گرفتار کر لیا ۔ مجلس عمل میں صاحبزادہ فیض الحسن نے سول نافرمانی کا پروگرام پیش کیا تھا ۔ مگر سب کی مخالفت پر وہ واپس لے لیا گیا ۔ اس کے بعد شیخ حسام الدین کی تحریک کہ کنونشن کی میٹنگ کراچی میں ہو منظور کر لی گئی ۔ دوسری میٹنگ میں میں نے مولانا مودودی کا خط پڑھ کر سنایا ۔ کہ راست اقدام کے تحت پنجاب میں جو ہوا وہ جائز نہیں ہے ۔ کیونکہ کراچی کنونشن میں یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ راست اقدام کی تحریک کیونکر شروع کی جائے گی ۔ گواہ نے کہا کہ مجلس عمل ٹوٹ کر ڈائرکٹ ایکشن کمیٹی بن گئی ۔ جس میں جماعت اسلامی کو نمائندگی نہیں ملی سوائے مجلس ایکشن کے متعلق کئی حلقے سے جماعت اسلامی کے رویہ کو پوچھا گیا ۔ اس پر مولانا مودودی اور جماعت احمدیہ کے نمائندگان کے درمیان (تحقیقاتی کمیٹی کی کاروائی :۔ باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

قائدِ ملت کی زندگی اور کردار سے ہمیں سبق لینا چاہیئے

وہ ملک کے مفاد کو سب سے اہم سمجھتے تھے۔

یومِ قائدِ ملت کے موقعہ پر وزیرِ اعظم کی تقریر

کراچی ۱۶ اکتوبر۔ آنریبل مسٹر محمد علی وزیرِ اعظم پاکستان نے قائدِ ملت لیاقت علی خان کی شہادت کی دوسری برسی کے موقعہ پر آج جہانگیر پارک میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے حسبِ ذیل تقریر کی:۔

"تقریباً ایک ماہ ہوا ہم اپنی مملکت کے عظیم المرتبت بانی قائدِ اعظم محمد علی جناح کو خراجِ عقیدت پیش کرنے یہاں جمع ہوئے تھے۔ آج ہم پھر ایک اور عظیم المرتبت راہنما اور محبِ وطن قائدِ ملت لیاقت علی خان کے المناک قتل کی دوسری برسی کے موقعہ پر انہیں خراجِ عقیدت پیش کرنے اور ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے خاموش کے ساتھ دعا کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں

یہ بجا طور پر کہا جاتا ہے کہ قائدِ اعظم پاکستان کے بانی ہیں تو قائدِ ملت اس کے پہلے معمار ہیں۔ سخت ناسازگار حالات اور زبردست مخالفت کے باوجود ہم نے آزادی کے حصول کے لئے جو طویل جنگ لڑی۔ اس کے دوران میں لیاقت علی خان قائدِ اعظم کے سب سے زیادہ قابلِ اعتماد و مددگار مشیر اور نائب کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ جب تحریکِ پاکستان کی تاریخ لکھی جائے گی۔ تو لیاقت علی خان کے نام کو نہ صرف یہ کہ امتیاز حاصل ہوگا۔ بلکہ اس کے صفحات میں ان کا بہت زیادہ ذکر ہوگا۔ اور تاریخ میں ان کی شخصیت قائدِ اعظم کے دوسرے نمبر پر ہوگی۔

اعلیٰ رہنما

لیاقت کی قومی خدمات کا سلسلہ حصولِ پاکستان سے کئی سال پہلے شروع ہوا تھا۔ جب پرانی آل انڈیا مسلم لیگ میں نئی روح پیدا ہوئی۔ وہ ایک جنگ آزما طاقت بن گئی اور جب اس نے اپنے کو منشورِ پاکستان کے برصغیر کے مسلمانوں میں نئی روح پھونکنے اور ان کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز کرنے کے لئے وقف کر دیا۔ تو مرحوم اس ادارہ کے جنرل سیکرٹری مقرر کئے گئے۔ اور اس منصب کے لئے بار بار منتخب ہوتے رہے۔ جب مسلم لیگ کے جھنڈے تلے حصولِ پاکستان کی جدوجہد کی رفتار تیز ہوگئی۔ اور اس کی تنظیمی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگیا۔ تو دس کروڑ مسلمانوں نے قائدِ اعظم کو اپنا اعلیٰ لیڈر تسلیم کر لیا۔ کیونکہ وہی انہیں فتح و نصرت سے ہمکنار کر سکتے تھے۔

ادھر قائدِ اعظم اپنی پالیسیوں پر عملدرآمد ہونے اور اپنے پروگراموں کو روبہ کار لانے کے معاملہ میں لیاقت پر کامل بھروسہ کرتے تھے۔ قائدِ اعظم کی سرپرستی میں انہیں جو وسیع معلومات اور تجربہ حاصل ہوا۔ اس کے باعث نیز خود اپنی ذہانت اور استعداد کے باعث وہ عالمِ اسلام و ایشیا کی انتہائی شاندار شخصیت بن گئے۔

اس کے بعد جب لیگ کو زیادہ اثر حاصل ہوگیا۔ تو حکومتِ برطانیہ اور کانگریس پارٹی برابر کی شرائط پر مسلمانوں کا اشتراک اور تعاون حاصل کرنے پر مجبور ہوگئی۔ جب ہندوستان کی عارضی حکومت بنی تو قائدِ اعظم نے جنہیں عارضی حکومت کے مسلم لیگی ارکان کی قیادت کے لئے لیاقت کو منتخب کیا۔

ایک قابل جنرل

اس طرح پاکستان کی جدوجہد دوسرا سے کی کابینہ تک پہنچی۔ اور یہاں لیاقت علی خان نے ایک قابل جنرل کی طرح ایک بار پھر اپنی ذہانت اور فراست کا مظاہرہ کیا۔ اور اپنی قوت کو ایسے اعلیٰ اور تدبر اور مہارت کے ساتھ منظم کیا۔ کہ وہ مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ وطن کی تخلیق کو مکمل کرنے کے قابل ہو سکے۔ لہٰذا یہ بات قطعی ناگزیر تھی۔ کہ نئی قوم کی حکومت کا سربراہ بنانے کے لئے قائدِ اعظم کی نگاہِ انتخاب لیاقت پر پڑے۔ وہ اس وقت تک اپنی شخصیت کی بدولت ایک ایسی ممتاز ہستی کی حیثیت سے خود اپنا مقام پیدا کر چکے تھے۔ جس میں نوزائیدہ مملکت کا نظم و نسق سنبھالنے کی استعداد تھی۔ مسٹر لیاقت علی خان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ایسے حالات میں پاکستان کی خود مختار حکومت کے سربراہ ہوئے۔ جن کی مثال دنیا کے کسی ملک کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ سرکاری مشینری کے چلنے کے لئے جو امور لازم و ضروری ہوتے ہیں۔ ان کے بغیر نیز کسی باقاعدہ تنظیم کے بغیر اور انتہائی دشوار حالات میں لیاقت علی خان کو ہراس اور افراتفری کو امن و سکون میں تبدیل کرنے کا فرض سپرد ہوا۔

خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ۔ پاکستان کے مستقبل پر غیر متزلزل اعتماد۔ مشکلات پر قابو پانے کا عزمِ صمیم اور کامیاب ہونے کا مستحکم ارادہ یہ وہ اوصاف تھے۔ جن کے ذریعہ انہیں مملکت کی کشتی کو طوفان اور خطرات کے گرداب سے نکالنے میں کامیابی ہوئی۔ آج ان کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے ہمارا یہاں جمع ہونا اس امر کا واضح ثبوت ہے۔ کہ انہوں نے ہماری آزادی کی شمع روشن رکھنے کے لئے جو خدمات انجام دی تھیں۔ ان کی خلوص دل سے قدر کرتے ہیں۔ ان کی کامیابیاں کتنی شاندار تھیں۔ اس کا بہترین اندازہ اس حقیقت سے ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے حصولِ آزادی کے بعد صرف ۲ سال کے مختصر عرصہ میں ہمارا نظامِ مملکت سلامتی روی اور مستعدی کے ساتھ کام کرنے لگا۔ اور مملکت سیاسی۔ فوجی اور اقتصادی لحاظ سے مضبوط مستحکم اور جاندار ہو گئی۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی دنیا میں لیاقت کا وقار بلند سے بلند تر ہوتا ہو گیا۔ اور جس وقت وہ شہید کئے گئے تھے۔ اس وقت انہیں زمانۂ حال کا ایک عظیم ترین مدبر سمجھا جانے لگا تھا۔

دولتِ مشترکہ کے مشوروں میں ان کی رائے کو بڑے احترام کے ساتھ سنا جاتا تھا۔ اور ایسا غالباً کبھی نہیں ہوا۔ کہ ان کی آواز کی طرف توجہ نہ دی گئی ہو۔ امریکہ اور کینیڈا کی حکومتوں کی دعوت پر انہوں نے ان ممالک کا جو دورہ کیا۔ وہ بہت کامیاب رہا۔ اور اس سے ہمارے قومی وقار میں اضافہ ہوا۔ انہوں نے اپنے ملنے والوں پر ہمیشہ گہرا اثر چھوڑا اور میں ذاتی طور پر تصدیق کر سکتا ہوں۔ کہ انہوں نے اوٹاوہ میں جہاں میں آپ کا ہائی کمشنر تھا۔ کینیڈا کی پارلیمنٹ میں جو تقریر کی۔ اس سے ہمارے ملک کے لئے زبردست خیرسگالی پیدا ہوئی۔ ہمارا وہ قائد ایسا تھا۔ جو آج سے ٹھیک دو سال پہلے ہم سے اس وقت چھین گیا۔ جب ایک ظالم۔ وحشی اور بے رحم قاتل کی گولیوں نے اس کی زندگی کو عین عروج کے زمانہ میں ختم کر دیا۔

ہمارا رنج و غم ان پرشگون جملوں کی وجہ سے اور بڑھ جاتا ہے۔ جو انہوں نے ۱۴ اگست ۱۹۵۱ء کو اسی مقام پر اور مرنے سے صرف چند روز قبل کہے تھے۔ انہوں نے کہا تھا۔

"آپ کو دینے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ میرے پاس دولت نہیں۔ میرے پاس صرف ایک جان ہے۔ اگر مجھے اپنی جان دینے کی ضرورت پڑ جائے۔ تو میں اپنے ملک کی خدمت کے لئے اپنا خون پیش کر دوں گا۔"

انہیں کیا معلوم تھا۔ کہ انہیں اس قدر جلد وہ انتہائی قربانی دینا پڑ جائے گی۔ جس کے لئے وہ پہلے سے تیار تھے۔

بے اطمینانی

آج صبح اخبارات نے اپنے اداریوں میں جو تبصرے کئے ہیں۔ ان سے مجھے یہ اندازہ ہوا۔ کہ قائدِ ملت لیاقت علی خاں کی شہادت جن حالات میں واقع ہوئی۔ ان کے متعلق تحقیقات کی قابلِ اطمینان تکمیل کے بارے میں آپ کے دلوں میں کچھ بے اطمینانی موجود ہے۔ میں ان جذبات کی اہمیت سمجھتا ہوں۔ مجھے یہ علم نہیں تھا۔ کہ ان کی موت جن پُراسرار حالات میں واقع ہوئی۔ ان کے بارے میں کوئی شک و شبہ ہے۔ اگر اس شبہ کی کوئی حقیقی وجہ موجود ہے۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ اس سلسلہ میں شک و شبہ یا غلط فہمی کی فضا کو دور کرنے کی کوئی کوشش نہیں اٹھا رکھی جائیگی۔ آپ جانتے ہیں۔ جب یہ المناک واقعہ ہوا ہے۔ اس زمانہ میں میں اس ملک سے باہر تھا۔ میرا خیال تھا۔ کہ یہ قتل جن حالات میں واقعہ ہوا۔ ان کے بارے میں مکمل تحقیقات کی جا چکی ہے۔ لیکن چونکہ بظاہر یہ احساس پایا جاتا ہے۔ کہ اس واقعہ کی پُراسرار نوعیت پوری طرح واضح نہیں کی گئی ہے۔ اس لئے میں آپ کی اور قوم کی جانب سے اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ سرگرمی اور مستقل مزاجی سے جانچ کی جائے۔ تاکہ اگر ارتکابِ جرم یا اس کی سازش سے کسی ایسے شخص یا گروہ کا تعلق ہے۔ جو ابھی آزاد پھر رہے ہوں۔ تو ایسے شخص یا گروہ کو ماخوذ کرنے کے لئے حکومت کی کوششیں کام میں لائی جائیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی اور ساتھ ساتھ خود اپنی طرف سے یہ کہتے ہوئے میں تمام حاضرین کے جذبات کی ترجمانی کر رہا ہوں۔ کہ آج اس زبردست غم میں ہمیں بیگم لیاقت علی خاں سے دلی ہمدردی ہے۔

تقریر ختم کرنے سے پہلے میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں۔ کہ مرحوم کے ساتھ محبت اور احترام کے ظاہر کرنے کا بہترین طریقہ ان کی زندگی اور کردار سے سبق لینا اور ان کے پیش کردہ اصولوں کی پیروی کرنا ہے۔ انہوں نے ملک کے مفاد کو سب سے اہم سمجھا۔ ہم سب کو بھی ایسا ہی کرنے کی پوری جدوجہد کرنا چاہیئے۔ لیاقت نے محسوس کیا۔ کہ پاکستان کو منزلِ مقصود پر پہنچنے سے ہرگز روکا نہیں جا سکتا۔ لہٰذا ہمیں نازک لمحوں میں مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ ہمیں بھی اپنی خداداد قابلیت اور اپنے مقدر پر پورا پورا بھروسہ ہونا چاہیئے۔

ایک مقدس فریضہ

خدا نے پاکستان ہم کو ایک مقصد کے تحت دیا۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اپنے خالق پر ثابت کر دیں کہ اس نے ہم پر جو اعتماد کیا ہے۔ وہ رائیگاں نہیں ہوا ہے۔ پاکستان کی حفاظت اور اسے برقرار رکھنا ہمارے لئے ایک مقدس فریضہ ہے۔ ہم اس مقدس فریضہ کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں ناکام نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہمیں ہونا چاہیئے۔ ہمیں معمولی معمولی اشتعال انگیزیوں کی طرف دھیان نہ دینا چاہیئے۔ اور فرقہ وارانہ یا علاقہ وارانہ عناد میں نہ پڑنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے پاکستان کی بنیاد کو زک پہنچتی ہے

جب ہمارے دستوری تعطل کو حل نہ کیا جا سکا۔ تو ہمارے لئے ایک نہایت زبردست بحران کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ مگر خدا کے فضل و کرم سے صوبوں اور یونٹوں کے لیڈروں کی متحدہ خواہش و اشتراکِ عمل کے ذریعہ ہم اپنے اختلافات ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے اور ہم نے دنیا پر ثابت کر دیا۔ کہ باشندگانِ پاکستان کے لئے کوئی چیلنج بھی ایسا عظیم نہیں۔ جس کا وہ جواب نہ دے سکیں۔ اس کا سہرا آپ لوگوں یعنی باشندگانِ ملک کے سر بھی ہے کیونکہ یہ ایک ہمہ گیر اور زبردست عوامی مطالبہ تھا۔ کہ کوئی حل ضرور تلاش کیا جائے۔ اس سے ایک ایسا فارمولا حل معلوم کرنے میں مدد ملی۔ جس کا سارے ملک میں خیر مقدم کیا گیا ہے۔ یہ اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ نازک صورتِ حال پیش آ جائے۔ تو ہم پاکستان والے انتہائی عالی ہمتی سے کام لے سکتے ہیں۔ ہماری